72328-ملازم كوانعام دينے اور حرام اشياء والے ہوٹل ميں ملازمت كا حكم

سوال

ميں "شرم الشيخ" كے ايك ہوٹل ميں ملازم ہوں، اور ميرا كام ہوٹل ميں آنے والے مسافروں كے بيگ وغيرہ اٹھانا ہے، ميرى تنخواہ بھى مقرر ہے اوراس كے ساتھ سات بخشش اور نسبت كے حساب سے بھى مجھے رقم حاصل ہوتى ہے، ميں شراب نوشى وغيرہ كے متعلقہ كام تو نہيں كرتا ميرا ہوٹل كے آفس كے ساتھ صرف بيگ وغيرہ اٹھانے كا معاہدہ ہے، ميرى آپ سے گزارش ہے كہ آپ مجھے اس كے متعلق معلومات فراہم كريں، كيونكہ ميں اپنے معاملہ ميں پريشان ہوں؛اس ليے كہ ميں يہ كام چھوڑنا چاہتا ہوں اپنى تنخواہ اور بخشش اور نسبت سے حاصل كردہ مال كے ساتھ ميں كوئى اپنا كاروبار شروع كرنا چاہتا ہوں، اور ميراارادہ ہے كہ مال حلال ہو تا كہ اللہ تعالى اس ميں بركت عطا فرمائے.
يہ علم ميں رہے كہ ہوٹل ميں آنے والے بعض اجنبى لوگ اپنے بيگ ميں شراب بھى لاتے ہيں، بعض اوقات ہميں اس كا علم ہوتا ہے، اور بعض اوقات علم نہيں ہوتا.
اور بہت سے سياح حضرات كو ہوٹل كى آزادى پسند نہيں آتى جس كى بنا پر وہ ہوٹل چھوڑ كر چلے جاتے ہيں.

پسندیدہ جواب

آپ مباركباد كے مستحق ہيں كہ آپ اپنے مال كو حلال بنانے كى رغبت ركھتے ہيں، اوراللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں اپنے حلال كے ساتھ اپنے حرام سے غنى كردے، اورا پنے فضل كے ساتھ اپنے علاوہ ہر ايك سے غنى كردے.

رہا آپ كى تنخواہ اور ہوٹل كے مالك اور آپ كے مابين اتفاق كردہ تناسب كا مسئلہ تو اگر تو اصل ميں وہ كام جس كى آپ اجرت لے رہے ہيں وہ شرعا مباح اور جائز ہے تو پھر اس ميں كوئى اشكال نہيں ہے، اور اصل ميں بيگ اٹھانا ايك مباح اور جائز كام ہے، ليكن جس بيگ كے متعلق آپ كو علم ہو كہ اس ميں شراب ہے اس بيگ كو اٹھانا حرام ہے، بلكہ يہ كبيرہ گناہ ميں شمار ہوتا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

"اللہ تعالى نے شراب اور شراب نوشى كرنے والے، اور شراب پلانے اور شراب فروخت كرنے اور شراب خريدنے والے، اور شراب كشيد كرنے والے، اور شراب كشيد كروانے والے، اور شراب اٹھانے والے، اور جس كى طرف شراب اٹھا كر لے جائى لعنت فرمائى ہے"

سنن ابو داود حديث نمبر (3674).

رہا مسئلہ بخشش كا تو يہ تين حالتوں سے خالى نہيں:

1- يا تو آپ اور ہوٹل كے مالك كے مابين اتفاق ہوا ہو كہ بخشش آپ كى ہے، تو اس حالت ميں آپ كے ليے اس ميں كوئى حرج نہيں.

2- اس طرح كے كام ميں لوگوں كو علم ہو كہ مزدور كو كچھ نہ كچھ بطور بخشش ديا جاتا ہے، تو مالك كے علم ميں ہو اور وہ اس پر راضى ہو تو آپ كے ليے يہ بخشش لينے ميں كوئى حرج نہيں.

3- آپ كے مابين بخشش لينے ميں كوئى اتفاق نہ ہوا ہو، اور نہ ہى لوگ آپ كے جيسے پيشہ ميں بخشش دينے سے متعارف ہوں، اور نہ ہى آپ كو مالك كے ردفعل كا علم ہو كہ اگر اسے علم ہو جائے كہ آپ بخشش ليتے ہيں، يا پھر آپ كو اس كے رد عمل كا علم ہو كہ وہ آپ كے ليے صحيح نہيں، اور نہ ہى وہ آپ كے ايسا كرنے سے راضى ہوتا ہے، تو اس صورت ميں يہ بخشش وہ

ہے جسے اہل علم "ملازمین کے تحائف" کا نام دیتے ہیں، اور یہ حرام ہے آپ کے لیے لینا حلال نہیں؛ کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد کے ایک شخص جس کا نام ابن اللتبیۃ تھا کو زکاۃ اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ زکاۃ اکٹھی کر کے لایا تو کہنے لگا: یہ تمہارا ہے، اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

"اس اہلکار کی حالت کیا ہے جسے ہم کسی کام کے لیے روانہ کرتے ہیں تو وہ آکر کہتا ہے: یہ آپ کا ہے، اور یہ میرا، تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر ہی کیوں نہ بیٹھا رہا اور انتظار کرے کہ آیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ جو کچھ بھی لائے گا روز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ اونٹ ہے تو آواز نکال رہا ہوگا، یا گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی، یا پھر بکری ہوگی تو وہ ممیا رہی ہوگی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2457) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832).

رہا یہ معاملہ کہ آپ یہ کام اور ملازمت جاری رکھیں یا چھوڑ دیں؟

تو ایسے ہوٹل میں ملازمت کرنا جہاں اجنبی سیاح آتے ہوں فی ذاتہ حرام تو نہیں، لیکن جب وہ کسی حرام کام میں داخل ہو تو پھر وہ حرام ہو جائیگی، اور اس طرح کے ہوٹل شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام اختلاط، غنا و موسیقی، اور سوئمنگ پول .... وغیرہ سے خالی نہیں ہوتے اور آپ نے اس کی طرف آزادی کے الفاظ بول کر اشارہ بھی کیا ہے جو کہ ہوٹل میں موجود ہے، یہ چیز اس ہوٹل اور اس طرح کے دوسرے ہوٹلوں میں ملازمت کرنے کو حرام کر دیتا ہے، اور آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ گاہکوں کے بیگ اور بریف کیس وغیرہ اٹھاتے ہیں، جس میں شراب بھی ہو سکتی ہے، جو کہ آپ کی اس ہوٹل میں ملازمت حرام ہونے کو اور بھی قوی کر دیتا ہے.

اس بنا پر آپ کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ آپ جتنی جلدی ہو سکے اس کام کو ترک کر کے کوئی ایسا کام تلاش کریں جس سے آپ کے دل کو راحت ملے، اور آپ مطمئن ہو کر روزی حاصل کریں، اور آپ کو اللہ سبحانہ و تعالی کے اس فرمان پر یقین ہونا چاہیے:

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا}. الطلاق (2–3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بلاشبہ تو جو چیز بھی اللہ کے لیے چھوڑے گا تو اللہ تعالی اس کے بدلے تجھے اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا فرمائیگا"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے "حجاب المراۃ المسلمۃ" صفحہ (47) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سوال نمبر (46704) کے جواب میں ایسا ہوٹل جہاں حرام کام ہوتے ہوں ملازمت کی حرمت کے متعلق بعض اہل علم کے فتاوی جات بیان ہو چکے ہیں، اور اسی طرح ایسے فلیٹ اور کمروں میں جہاں حرام کام ہوتے ہوں وہاں ملازمت کرنے کی حرمت بھی بیان ہوئی ہے اس لیے آپ اس جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور سوال نمبر (82356) کے جواب میں ہم نے اس طرح کی جگہ کا حکم بیان کیا ہے جہاں آپ کام کر رہے ہیں، اس کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.